باب تیمالی ١٣٣٥/م

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں :

(۱) شریعت کے اندر سلام، مصافحہ اور معانقہ کا حکم، وقت اور طریقہ کیا ہیں ؟

(۲) عید کی نماز کے بعد اگر آپس میں سلام، مصافحہ اور معانقہ کرے اور اس کو ضروری یا لازم نہ سمجھے تو اس کی گنجائش ہے یا نہیں ؟

(۳) کچھ لوگ گھر سے باہر رہتے ہیں، ان سے عیدگاہ میں ملاقات ہوتی ہے، تو ان سے مصافحہ اور معانقہ کرنا درست ہوگا یا نہیں ؟ بینوا توجروا.

فقط والسلام

المستفتی :
محمد لقمان قاسمی عفی عنہ
کتب خانہ دارالعلوم دیوبند
١٩/١١/١٤٣٩ھ

١٠٢٤ ترتیم رقم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب : سلام کرنا سنت ہے ملاقات کے وقت اور مصافحہ، سلام کا تکملہ ہے لہذا یہ بھی مسنون و مستحب ہے، سلام مسنون یہ ہے کہ کہا جائے " السلام علیکم " - اور ورحمۃ اللہ کا اضافہ ہو بہتر ہے اور اس سے بھی افضل یہ ہے کہ اس طرح سلام کیا جائے : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اور مصافحہ میں سنت دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا ہے، صحابہ، تابعین اور مشائخ عظام سے یہی طریقہ منقول ہے والسنۃ أن تکون بکلتا یدیہ (شامی) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں : علّمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وکفی بین کفیہ، التشہد کما یعلمنی السورۃ من القرآن۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد ایسے سکھایا جیسے قرآن کی سورت سکھایا کرتے تھے اور اس وقت میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھا (بخاری) اگر کسی سے غایت درجہ کی معرفت ہو یا طویل فصل کے بعد ملاقات ہوئی ہو تو ایسے مواقع پر جوش محبت و فرط مسرت میں معانقہ کرنا بھی ثابت و مشروع ہے، معانقہ یعنی گلے ملنا ایک مرتبہ میں ایک بار اور ایک جانب ہونا چاہیئے، بار بار یا تین مرتبہ ملنے کو ضروری سمجھنا جہالت یا رسم ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ معانقہ دائیں جانب کرنا چاہیئے یا بائیں جانب، اجازت دونوں طرف میں سے ہر طرف کی ہے ←

Scanned by CamScanner

— لیکن بائیں جانب راجح ہے کیونکہ ادھر دل ہے جو مرکز محبت ہے اور معانقہ جو کہ محبت کی وجہ سے ہی مشروع ہے تو دل سے دل مل جائیں اس سے محبت بڑھے گی۔ حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی لکھتے ہیں: ''اس بارے میں کوئی صراحت نظر سے نہیں گزری، عام اصول کے مطابق تو تیامن (دائیں) کو ترجیح معلوم ہوتی ہے مگر معانقہ کا منشأ چونکہ ہیجان المحبۃ ہے جس کا محل قلب ہے اور صورت تیاسر میں جانبین کے قلوب باہم زیادہ قریب ہوتے ہیں اس لیے تیاسر راجح ہے۔'' (احسن الفتاوی ۸/۴۱۱) (۳،۲) عید کی نماز کے بعد مصافحہ اور معانقہ کا بعض علاقوں میں رواج ہے گو کہ لوگ اعتقاداً اس کو ضروری نہ سمجھیں لیکن عملاً اس کا التزام کرتے ہیں بایں طور کہ نماز سے پہلے ملاقات ہونے پر کوئی مصافحہ یا معانقہ نہیں کرتے، لوگ گھنٹوں پہلے مسجد یا عیدگاہ میں آکر بیٹھے ہوتے ہیں، ایک دوسرے کو دیکھتے اور باتیں بھی کرتے ہیں اور نماز کے اختتام پر اچانک گلے ملنا شروع کر دیتے ہیں، یہ التزام وتخصیص درست نہیں۔ حضرت تھانویؒ لکھتے ہیں: ''قاعدہ کلیہ ہے کہ عبادات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہیئت اور کیفیت معین فرمادی ہے اس میں تغیر وتبدل جائز نہیں اور مصافحہ چونکہ سنت ہے اس لیے عبادات میں سے ہے تو حسب قاعدہ مذکورہ اس میں ہیئت وکیفیت منقولہ سے تجاوز جائز نہ ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف پہلی ملاقات کے وقت بالاجماع یا رخصت کے وقت بھی علی الاختلاف منقول ہے، بس اب اس کے لیے ان دو وقتوں کے سوا اور کوئی موقع ومحل تجویز کرنا تغیر عبادت ہے جو ممنوع ہے لہٰذا مصافحہ بعد عیدین یا بعد نماز پنجگانہ مکروہ وبدعت ہے۔'' (امداد الفتاوی) جو لوگ گھر سے باہر رہتے ہیں اگر ان سے عیدگاہ میں ہی عید کی نماز کے بعد ملاقات ہوئی تو ان سے مصافحہ ومعانقہ میں حرج نہیں۔

فقط واللہ اعلم
رفاقت علی [illegible]
دار الافتاء دار العلوم دیوبند
۲۲ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
محمود حسن غفرلہ
بلند شہری
۲۲/۱۱/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
[illegible] الرحمٰن عفا اللہ عنہ
۲۵/۱۱/۱۴۳۹ھ